بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۲ جمادی الاوّل ۱۳۸۹ھ - ۷ ظہور ۱۳۴۸ ہش - ۷ اگست ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۸۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز میں لذّت اور سرور بھی عبودیّت اور ربوبیّت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے

جب تک انسان اپنے آپ کو مشابہ بالعدم قرار دے کر نہ ڈال دے خدا کا فیضان اُس پر نہیں ہوتا

"غرض مدّعا یہ ہے کہ نماز میں لذّت اور سرور بھی عبودیّت اور ربوبیّت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیّت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اُس کا فیضان اور پرتو اُس پر نہیں پڑتا۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذّت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظّ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی رُوح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاعِ تام ہو جاتا ہے۔ اُس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اُس پر گرتی ہے۔ اس اتّصال کے وقت ان دُو جوشوں سے جو اُوپر کی طرف سے ربوبیّت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیّت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سیّئات کو بھسم کر جاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نُور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منوّر شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے۔ اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اُس کے ہاتھ میں نہیں اُس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے اور یہ درجہ کامل تذلّل، کامل نیستی اور فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر گناہ کا خیال اُسے کیونکر آسکتا ہے اور انکار اُس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اُٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض ایک ایسی لذّت ایسا سرور حاصل ہوتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ اُسے کیونکر بیان کروں۔

پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اُسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۶۵، ۱۶۶)

اخبارِ احمدیہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مری سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

بہت سے احباب نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیرِ سرکردگی استقبال کی سعادت حاصل کی

ربوہ ۶ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مری میں قریباً چھ ہفتہ قیام فرمانے کے بعد کل ۵ ماہِ ظہور (اگست) کو بوقت دوپہر بارہ بجکر ۴۵ منٹ پر بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ بہت سے احباب نے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں جمع ہو کر امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیرِ سرکردگی حضور ایدہ اللہ کے استقبال کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے شدید گرمی کے باوجود احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں موجود جملہ احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور پھر اندر تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ ۲۳ احسان (جون) کو ربوہ سے مری تشریف لے گئے تھے درمیان میں حضور ۹ ماہِ وفا کو چند یوم کے لئے ربوہ واپس تشریف لائے تھے اور یہاں پانچ روز قیام فرمانے کے بعد ۱۴ وفا کو دوبارہ مری واپس تشریف لے گئے تھے۔

حضور کے ہمراہ خاندان کے بعض دیگر افراد نیز مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرائیویٹ سیکرٹری اور عملہ کے دیگر ارکان بھی ربوہ واپس آگئے ہیں۔

● ربوہ ۶ ظہور۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سفر کی کوفت اور گرمی کی شدت کی وجہ سے سر درد کی تکلیف ہو گئی تھی۔ آج صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۶ ظہور۔ محترمہ صاحبزادی سیّدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بیگم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی طبیعت تاحال ناساز چلی آرہی ہے نیند کی دوا دینے کے باوجود کل سارا وقت بے چینی اور بے خوابی کی تکلیف رہی۔ بخار بھی ابھی چل رہا ہے۔ عوارض میں بہت خفیف سا فرق ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ التزام اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ ظہور ۱۳۴۸ ہش

امتدادِ زمانہ کا اثر

انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں میں شروع میں تو یہ تفریق نہیں ہوتی کیونکہ ان کے صحابہ کرام حقیقت کو خوب جانتے ہیں کہ اگرچہ نبی کی جماعت بجائے نظریاتی باتوں کے عمل پر زیادہ کاربند ہوتی ہے۔ نبی اللہ ان میں ایسی رُوح پھُونک دیتا ہے کہ ایک طرف تو ان کو اللہ تعالےٰ پر کامل ایمان ہوتا ہے وہ نبی اللہ سے ایسے نشانات دیکھتے ہیں جو باری تعالیٰ کے وجود پر براہِ راست بُرہان ہوتے ہیں۔ اور یہی ایمان دراصل ان کے کامل اعمال کی بنیاد بنتا ہے۔ تاہم نبی اللہ کے زمانہ کے بعد کچھ عرصہ تو لوگ اس رنگ سے رنگین رہتے ہیں مگر امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ سوا خواص کے عوام میں ایمان بتدریج کمزور ہوتا جاتا ہے اور عمل میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ علم حضرات بھی دو فریقوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ ایک فریق تو شریعت کے ظاہر پر زور دینے لگتا ہے اور دوسرا شریعت کے مغز پر۔ اور ان فریقوں میں دونوں مبالغہ کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔

چونکہ ظاہر عمل کا مشاہدہ دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں اس لئے ایسے علماء لوگوں کی نظروں میں آتے رہتے ہیں مگر مغز شریعت والے اکثر ضد کی بناء پر ظاہرا شریعت سے بھی انکار کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس کی نہایت نمایاں مثال حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ یہودی علماء ظاہر داری پر زیادہ زور دیتے تھے مگر عملاً ان کے اخلاق بگڑ چکے ہوئے تھے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو ہدایت کی کہ جو کچھ یہودی علماء کہتے ہیں وہ تو مانو مگر جو وہ کرتے ہیں وہ نہ کرو۔ اس مثال سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ ظاہر پر زور دیتے ہیں آخر ان کے پاس کھوکھلے اعمال رہ جاتے ہیں جن میں شریعت کا مغز نہیں ہوتا۔ اس کا ردِ عمل یہ بھی ہوتا ہے کہ جو لوگ مغز پر زور دیتے ہیں وہ شریعت ہی سے بدظن ہو جاتے ہیں اور یہاں تک کہہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ پولوس نے کہا ہے کہ شریعت ایک لعنت ہے۔ ایسے اقوال کا عوام پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے وہ دوسرے فریق کے حلقہ میں شامل ہو جاتے ہیں جو کرامات وغیرہ کا قائل ہوتا ہے اور اعمالِ شریعت کو کوئی وقعت نہیں دیتا۔

دونوں فریقوں کے بہت سے مدارج ہوتے ہیں جن کی تفصیل کی یہاں نہ ضرورت ہے اور نہ وقت۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ ایک فریق تو سخت گیر اہلِ شریعت کا ہو جاتا ہے جو ذرا ذرا سی بات پر تعزیرات کا حکم لگاتا ہے اور دوسرا فریق محض کرامات کا دلدادہ بن جاتا ہے اور شریعت کے احکام کو پرکاہ کے برابر وقعت نہیں دیتا۔

اُمّتِ محمدیہ میں بھی قدرتاً یہ دونوں فریق موجود ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کے لئے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ

کے مطابق مجدّدین کا نظام قائم کیا ہے جو بگاڑ کے وقت اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں اُمّت کی رہنمائی کرتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ بگاڑ میں جو حالت ہوئی ہے اس کا ذکر ایک دینی اخبار نے اِس طرح کیا ہے:۔

"مسلمانوں کی تاریخ تصوّف میں ایک دَور ایسا بھی گزرا ہے جس میں ریاضت کرنے والے دلق پوش فقراء ہوا میں اُڑتے پانی پر تیرتے۔ اور مہینوں کا سفر لمحوں میں طے کر لیتے تھے۔ عام لوگ ان باتوں کو کراماتِ اولیاء سے تعبیر کرتے تھے۔ لیکن جو اسلامی دانشور اصل حقیقت کے رازآشنا تھے وہ ان امور کو شعبدہ بازی کہتے تھے اور خبردار کرتے تھے کہ ان کا کوئی تعلق ولایت یعنی خدا کی دوستی سے نہیں۔ کہتے ہیں حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر دو برس تک ان کی خانقاہ میں مقیم رہا آخرکار ایک روز اس نے رخصت ہونے کی اجازت طلب کی۔ حضرت جنیدؒ نے دریافت کیا تم اتنی مدت یہاں ٹھہرے رہے مگر تم نے اپنے قیام کی غرض نہ بیان کی۔ اس نے عرض کیا حضور مَیں تو آیا تھا کہ کوئی کرامت دیکھوں گا اور اندازہ لگاؤں گا کہ آپ کتنے بڑے ولی ہیں تاکہ مَیں کچھ فیض حاصل کروں۔ مگر مَیں نے تو کوئی کرامت نہ دیکھی اس لئے اب جا رہا ہوں اور افسوس کرتا ہوں کہ اتنی مدت یونہی ضائع کی۔

حضرت جنیدؒ نے فرمایا اچھا تو تم کرامت دیکھنے آئے تھے اگر یہ بات ہے تو بتاؤ اس دو سال کے عرصے میں تم نے مجھ میں کوئی بات خلافِ سُنّت دیکھی۔ اس نے عرض کیا نہیں حضرت، مَیں نے آپ میں کوئی بات خلافِ سُنّت نہ پائی۔ آپ کی ساری زندگی کتاب و سنّت کے مطابق ہے۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا تو جاؤ جنیدؒ کی یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔"

اس سے یہ بھی واضح ہے کہ ہر زمانہ میں ایسے علمائے حق موجود رہتے ہیں جو حقیقت کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ حضرت جنیدؒ سائل پر یہ اثر ڈالنا چاہتے تھے کہ سُنّت پر کماحقّہٗ عمل کرنا اور شریعت کے مغز کو پیشِ نظر رکھنا کرامت سے کم نہیں بلکہ یہی بڑی کرامت ہے۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کرامت کوئی شے نہیں اگرچہ علمائے سُو کی کرامات محض شعبدہ بازی ہے اور کچھ بھی نہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محبّت و اخوّت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ: اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فی فضل الحب فی اللہ صفحہ ۳۱۸ جلد ۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں مَیں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کچھ دنوں سے طبیعت زیادہ علیل ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ کرام سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ والدہ صاحبہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالکریم خالد۔ دارالصدر غربی الف ربوہ)

دعا کے متعلق بعض شبہات کا ازالہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایمان افروز تشریحات

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے سابق مبلغ سنگاپور و افریقہ

امام وقت کا بیان

مذکورہ بالا تمام امور اور قبولیت دعا کے طریق اور شرائط و لوازمات کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سر سید احمد صاحب کے وساوس و شبہات کے جواب میں نہایت ہی لطیف اور ایمان افروز نکات بیان فرمائے ہیں۔ جن کے مطالعہ سے ہر طالب حق کی تسلی ہو جاتی اور تمام وساوس اور شبہات کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سید صاحب (سر سید احمد صاحب) کا یہ قول ہے کہ گویا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تمام دعاؤں کے قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے حالانکہ تمام دعائیں قبول نہیں ہوتیں یہ ان کی سخت غلط فہمی ہے۔ اور یہ آیت اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ ان کے مدعا کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی کیونکہ یہ دعا جو آیت ادعونی استجب لکم میں بطور امر کے بجا لانے کے لئے فرمائی گئی ہے۔ اس سے مراد معمولی دعائیں نہیں ہیں۔ بلکہ وہ عبادت ہے جو انسان پر فرض کی گئی ہے۔ کیونکہ امر کا صیغہ یہاں پر فرضیت پر دلالت کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کل دعائیں فرض میں داخل نہیں ہیں۔ بلکہ بعض جگہ اللہ جل شانہ نے ان صابرین کی تعریف کی ہے۔ جو انا للہ پر کفایت کرتے ہیں۔ اور اس دعا کی فرضیت پر بڑا قرینہ یہ ہے کہ صرف امر ہی کفایت نہیں کی گئی بلکہ اس کو عبادت کے لفظ سے یاد کر کے بحالت نافرمانی عذاب جہنم کی وعید ساتھ لگا دی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ دوسری دعاؤں میں وعید نہیں بلکہ بعض اوقات انبیاء علیہم السلام کو دعا مانگنے پر زجر و توبیخ کی گئی ہے چنانچہ اِنِّیْٓ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ۔ اس پر شاہد ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہر دعا عبادت ہوتی۔ تو حضرت نوح علیہ السلام کو لَا تَسْئَلْنِ کا تازیانہ کیوں لگایا جاتا؟

"بعض اوقات اولیاء اور انبیاء دعا کرنے کو سوء ادب سمجھتے رہے ہیں۔ اور صلحاء نے ایسی دعاؤں میں استفتاء قلب پر عمل کیا ہے۔ یعنی اگر مصیبت کے وقت دل نے دعا کرنے کا فتویٰ دیا تو دعا کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اگر صبر کے لئے فتویٰ دیا تو پھر صبر کیا اور دعا سے منہ پھیر لیا۔ ماسوا اس کے اللہ تعالیٰ نے دوسری دعاؤں میں قبول کرنے کا وعدہ نہیں کیا۔ بلکہ صاف فرما دیا ہے کہ چاہوں تو قبول کروں اور چاہوں تو رد کر دوں۔ جیسا کہ یہ آیت قرآن کی صاف بتلا رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْہِ اِنْ شَآءَ (سورۃ انعام رکوع ۴) اور اگر ہم تنزلاً مان بھی لیں کہ اس مقام میں لفظ ادعونی سے عام طور پر دعا ہی مراد ہے۔ تو ہم اس بات کے ماننے سے چارہ نہیں دیکھتے۔ کہ یہاں دعا سے وہ دعا مراد ہے۔ جو بجمیع شرائط ہو اور تمام شرائط کو جمع کر لینا انسان کے اختیار میں نہیں جب تک توفیق ازلی یاور نہ ہو۔"

"اور یہ بھی یاد رہے کہ دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہو یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے۔ اس کی دنیا اور آخرت کے لئے اس بات کا حاصل ہونا خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو۔ کیونکہ بسا اوقات دعا میں اور شرائط تو سب جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے۔ وہ عنداللہ سائل کے لئے خلاف مصلحت الٰہی ہوتی ہے۔ اور اس کے پورا کرنے میں خیر نہیں ہوتی۔ مثلاً اگر کسی ماں کا پیارا بچہ بہت الحاح اور رونے سے یہ چاہے کہ وہ آگ کا ٹکڑا یا سانپ کا بچہ اس کے ہاتھ میں پکڑا دے یا ایک زہر جو بظاہر خوبصورت معلوم ہوتی ہے اس کو کھلا دے تو یہ سوال اس بچہ کا ہرگز اس کی ماں پورا نہیں کرے گی۔ اور اگر پورا کر دے۔ اور اتفاقاً بچہ کی جان بچ جاوے لیکن کوئی عضو اس کا بے کار ہو جائے تو بلوغ کے بعد وہ بچہ اپنی اس احمق والدہ کا سخت شاکی ہوگا۔"

"اور بجز اس کے اور بھی کئی شرائط ہیں کہ جب تک وہ تمام جمع نہ ہوں۔ اس وقت تک دعا کو دعا نہیں کہہ سکتے۔ اور جب تک کسی دعا میں پوری روحانیت داخل نہ ہو۔ اور جس کے لئے دعا کی گئی ہے اور جو دعا کرتا ہے ان میں استعداد قریبہ پیدا نہ ہو۔ تب تک توقع اثر دعا امید موہوم ہے۔ اور جب تک ارادہ الٰہی قبولیت دعا کے متعلق نہیں ہوتا۔ تب تک یہ تمام شرائط جمع نہیں ہوتیں۔ اور ہمتیں پوری توجہ سے قاصر رہتی ہیں۔"

(برکات الدعا ص ۱۵-۱۴)

آداب دعا

اسی طرح حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرنے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں۔ جو قبولیت دعا کے لئے ہوتے ہیں بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہو گئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں۔ اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آداب دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصل مفہوم میں دعا ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔"

"بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے تو دعا کرنے والے تھک گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے۔ اور اس نامرادی نے یہاں تک برا اثر پہنچایا کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہو گیا۔ اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا۔ تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئیں کیوں قبول نہ ہوئیں۔ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلون کو سوچے تو معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں۔ جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہئیے۔"

"دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بو آتا ہے۔ اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا .... باہر کی دنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا سبزہ اوپر نکل آتا ہے.... اور دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ کچھ نہیں کیا ہے۔ اب دیکھو وہ دانہ جس وقت زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا در اصل اسی ساعت سے وہ پیدا ہونے کی تیاری میں لگ گیا تھا مگر ظاہر بین نگاہ اس سے کوئی خبر نہیں رکھتی۔ اور اب جبکہ اس کا سبزہ باہر نکل آیا۔ تو سب نے دیکھ لیا۔ لیکن ایک نادان بچہ اس

لازمی چندہ جات کی ماہ بماہ ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا۔ وہ یہ چاہتا ہے۔ کیوں اسی وقت اس کو پھل نہیں لگتا۔ مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کونسا موقعہ ہے۔ وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے۔ اور وہ پک بھی جاتا ہے یہی حال دعا کا ہے۔ اور ٹھیک اسی طرح دعا نشوونما پاتی اور مثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں۔ اور صبر کرنے والے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ اور اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں۔

یہ سچی بات ہے کہ دعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں۔ جن کی ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنے والے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور ایک جلدی لگ جاتی ہے۔ اور وہ صبر نہیں کر سکتے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے کاموں میں ایک تدریج ہوتی ہے۔

دیکھو یہ کبھی نہیں ہوتا کہ آج انسان شادی کرے تو کل کو اس کے گھر بچہ پیدا ہو جاوے۔ حالانکہ وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ مگر جو قانون اور نظام اس نے مقرر کر دیا ہے، وہ ضروری ہے۔ پہلے نباتات کی نشوونما کی طرح کچھ پتہ ہی نہیں لگتا۔ چار مہینے تک کوئی یقینی بات نہیں کہہ سکتا۔ پھر کچھ حرکت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اور پوری میعاد گزرنے پر بہت بڑی تکالیف برداشت کرنے کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے۔ بچہ کا پیدا ہونا ماں کا بھی ساتھ ہی پیدا ہونا ہوتا ہے۔ مرد شدائد تکالیف اور مصائب کا اندازہ نہ کر سکیں جو اس مدت حمل کے درمیان عورت کو برداشت کرنی پڑتی ہیں مگر یہ سچی بات ہے کہ عورت کی بھی ایک نئی زندگی ہوتی ہے۔ اب غور کرو کہ اولاد کے لئے پہلے ایک موت خود اس کو قبول کرنی پڑتی ہے۔ تب کہیں جا کر وہ خوشی کو دیکھتی ہے۔ اسی طرح پر دعا کرنے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ تلون اور عجلت کو چھوڑ کر ساری تکلیفوں کو برداشت کرتا رہے۔ اور کبھی بھی یہ وہم نہ کرے کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ آخر آنے والا زمانہ آجاتا ہے۔ دعا کے نتیجے کے پیدا ہونے کا وقت پہنچ جاتا ہے جبکہ گویا مراد کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے۔ جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح پر آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں۔ اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آکر جمع ہوتی ہیں۔ اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے۔ جو اس کپڑے کو جلا دے۔ پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے۔ کہ نامرادیوں کو جلا دے۔ اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے۔

پیداست ندا را کہ بلند است جناب

مدت دراز تک انسان کو دعاؤں میں لگے رہنا پڑتا ہے۔ آخر خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے۔ میں نے اپنے تجربہ سے دیکھا ہے۔ اور گزشتہ راستبازوں کا تجربہ بھی اس پر شہادت دیتا ہے۔ کہ اگر کسی معاملہ میں دیر تک خاموشی کرے تو کامیابی کی امید ہوتی ہے۔ لیکن جس امر میں جلد جواب مل جاوے [illegible] وہ ہونے والا نہیں ہوتا۔ عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک سائل جب کسی کے دروازہ پر مانگنے کے لئے جاتا ہے۔ اور نہایت اضطراب اور عاجزی سے مانگتا ہے۔ اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور سوال کئے ہی جاتا ہے تو آخر اس کو بھی شرم آ ہی جاتی ہے خواہ کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ سائل کو دے ہی دیتا ہے۔ تو کیا دعا کرنے والے کا ایک معمولی سائل جتنا بھی استقلال نہیں ہونا چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے۔ تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا۔ جیسے ایک حاملہ عورت چار یا پانچ ماہ کے بعد کہے کہ اب بچہ پیدا کیوں نہیں ہوتا اور اس خواہش میں کوئی مسقط دوائی کھا لے۔ تو اس وقت کیا بچہ پیدا ہو گا۔ یا ایک مایوسی بخش حالت میں وہ خود مبتلا ہو گی؟ اسی طرح جو شخص قبل از وقت جلدی کرتا ہے۔ وہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔ اور نہ نرا نقصان بلکہ ایمان کو بھی صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ بعض ایسی حالت میں دہریہ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے گاؤں میں ایک نجار تھا اس کی عورت بیمار ہوئی اور آخر وہ مر گئی۔ اس نے کہا کہ اگر خدا ہوتا تو میں نے اتنی دعائیں کی تھیں وہ قبول ہو جاتیں اور میری عورت نہ مرتی۔ اس طرح پر وہ دہریہ ہو گیا۔ لیکن سعید اگر اپنے صدق اور اخلاص سے کام لے تو اس کا ایمان بڑھتا اور سب کچھ ہو بھی جاتا ہے۔ دین کی دولتیں خدا تعالیٰ کے آگے کیا چیز ہیں۔ وہ ایک دم میں سب کچھ کر سکتا ہے۔ کیا دیکھا نہیں کہ اس نے اس قوم کو جس کو کوئی جانتا بھی نہ تھا بادشاہ بنا دیا۔ اور بڑی بڑی سلطنتوں کو ان کا تابع فرمان بنا دیا۔ اور غلاموں کو بادشاہ بنا دیا۔ انسان اگر تقویٰ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ تو دنیا میں اعلیٰ درجہ کی زندگی ہو۔ مگر شرط یہی ہے۔ کہ صادق اور جوانمرد ہو کر دکھائے دل متزلزل نہ ہو اور اس میں کوئی آمیزش ریاکاری و شرک کی نہ ہو۔ ابراہیم علیہ السلام میں وہ کیا بات تھی۔ جس نے اس کو ابو الملت اور ابو الحنفاء قرار دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کو عظیم الشان برکتیں دیں کہ شمار میں نہیں آسکتیں یہی صدق اور اخلاص تھا۔

دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے ایک دعا کی تھی کہ اس کی اولاد میں سے عرب میں ایک نبی ہو۔ پھر کیا وہ اسی وقت قبول ہو گئی ابراہیم کے بعد ایک عرصہ تک کسی کو خیال بھی نہیں آیا کہ اس دعا کا کیا اثر ہوا لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں وہ دعا پوری ہوئی۔ اور پھر کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

(ملفوظات جلد چہارم ص [illegible])

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں یکم ستمبر ۱۹۶۹ء سے دو ایس وی ٹیچرز اور چار جے وی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ مرکز میں رہ کر سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب اس طرف متوجہ ہوں اور مکمل درخواستیں امیر صاحب ضلع یا پریذیڈنٹ صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ ۲۰ اگست تک میرے نام بھیج دیں۔ گریڈ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ہو گا۔ ۵۵ سال سے اوپر کی عمر والے احباب درخواستیں ارسال نہ کریں۔

(خاکسار حبیب الرحمٰن ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے اراکین ایک دفعہ پھر اپنے سالانہ مرکزی اجتماع کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ اپنے اوقات انشاء اللہ العزیز خالص روحانی ماحول میں گزاریں گے۔ اجتماع کے عام انتظامات اور مہمان نوازی، جلسہ گاہ، روشنی، لاؤڈ سپیکر سب کاموں پر مرکز کو اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ اراکین اس کام میں مرکز کا ہاتھ اس طرح بٹا سکتے ہیں کہ وہ ماہ ظہور اور تبوک میں اپنا چندہ سالانہ اجتماع سو فیصدی پورا ادا کر دیں۔ اور زعماء یہ رقوم فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ نرائن گنج مشرقی پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم حبیب اللہ صاحب سکدار بیمار ہیں اور بعض دیگر مشکلات میں بھی مبتلا ہیں، احباب سے درخواست ہے کہ ان کی شفایابی اور مخلصی کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار ابو العطاء)

۲۔ خاکسار کے لڑکے عزیز ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں ۵ سال تک امریکہ میں رہنے کے بعد بتاریخ ۲ اگست ۱۹۶۹ء معہ اہل و عیال ربوہ پہنچ گئے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب کرام کی خدمت میں دعائے خاص کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا وطن واپس آنا مبارک کرے۔ اور انہیں مزید دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور خدمت دین اور خدمت نوع انسان کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (خدا بخش عبد زیروی نائب ناظم مال وقف جدید ربوہ)

وفات

۳۱ / ۷ / ۶۹ کو میری پیاری بیٹی فوزیہ قمر بعمر ۷ ½ سال چند روز بیمار رہ کر اپنے اللہ کو پیاری ہو گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور وہ والدین کیلئے باعث مغفرت بنے آمین کیپٹن محمد سعید دار الرحمت غربی ربوہ

بیلدار کی ضرورت

باغیچہ تحریک جدید کے لئے ایک بیلدار کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کے نام ارسال فرما دیں۔ (وکیل الدیوان)

مکرم بھائی محمد حسین صاحب مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنجہ کا ذکرِ خیر

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب امیر جماعت احمدیہ یوگنڈا

موت ایک ایسا دروازہ ہے کہ جس میں سے ہر ایک نیک و بد انسان کو ایک نہ ایک دن ضرور گذرنا پڑتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ جہاں بد انسان کی موت سے نہ صرف یہ کہ کسی کو کوئی صدمہ نہیں ہوتا ہے بلکہ صد ہا لوگوں کو آرام کا سانس نصیب ہوتا ہے وہاں اس کے برعکس نیک انسان کی وفات سے نہ صرف یہ کہ ایک غیر معمولی صدمہ پہنچتا ہے بلکہ بظاہر بہت سے نقصان بھی اٹھانے پڑتے ہیں۔

مکرم بھائی محمد حسین صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنجہ یوگنڈا۔ اُن خوش بخت لوگوں میں سے تھے کہ جن کی وفات نہ صرف اُن کے اپنے خاندان کے لئے بلکہ ساری جماعت یوگنڈا کے لئے بظاہر ایک ناقابل تلافی نقصان ہے کیونکہ آپ نہ صرف عام لوگوں کے لئے نفع رساں تھے بلکہ جماعتی رنگ میں آپ کا وجود سارے یوگنڈا کے لئے از حد مفید اور کارآمد تھا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالےٰ کی مشیت پوری ہوئی اور آپ یکم اپریل ۱۹۶۹ء کو جنجہ کے سرکاری ہسپتال میں بعارضہ قلب صرف چار روز کی مختصر سی علالت کے بعد فوت ہو کر ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

بھائی محمد حسین صاحب مرحوم اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی تھے اور اپنے جوشِ ایمان اخلاص اور محبت سلسلہ میں ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ موضع ترگڑی ضلع گجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور اپنی نیکی۔ تقویٰ اور طہارت کے باعث اپنے سارے خاندان (جن میں آپ کے والد بھی شامل تھے) کی ہدایت کا باعث بنے

آپ کی پیدائش ۱۸۹۱ء کے لگ بھگ کی ہے آپ جنگ عظیم اوّل میں اسلحہ ساز کی حیثیت میں فوجی خدمت کرتے رہے اور اس جنگ کے بعد آپ تقریباً سات سال تک راولپنڈی اور شیخوپورہ میں اپنا کام کرتے رہے ۱۹۲۵ء میں آپ پہلی دفعہ مشرقی افریقہ کے ملک یوگنڈا میں آئے اور کمپالہ سے ۲۵ میل جانب شمال ایک مقام بومبو میں آپ نے سائیکلوں کا کاروبار شروع کیا اور ۳۹ء تک آپ اس کام کو بڑی محنت اور کامیابی سے کرتے رہے دوسری جنگ عظیم شروع ہونے پر آپ پھر بطور اسلحہ ساز بھرتی ہو کر۔ حبشہ۔ عراق۔ یونان سیلون اور برما وغیرہ کے محاذوں پر فوجی خدمت سرانجام دیتے رہے جنگ کے خاتمہ پر آپ قادیان تشریف لے گئے جہاں آپ کے اہل و عیال آپ کے ذاتی مکان واقع محلہ دارالبرکات میں رہتے تھے اور پھر تقسیم ملک کے وقت حکومت ہندوستان کے جبری اخراج پر آپ بمعہ اہل و عیال قادیان سے پاکستان آئے اور وہاں سے آپ دوبارہ یوگنڈا گئے جہاں آپ اپنی وفات تک جنجہ میں اسلحہ سازی کی دکان کرتے رہے۔

مکرم بھائی جی مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے اور باوجود اس کے کہ آپ کی تعلیم معمولی تھی لیکن پھر بھی آپ کی ذاتی لائبریری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر کتب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دیگر علمائے سلسلہ کی متعدد کتب موجود تھیں اور شاید ہی کوئی کتاب ایسی ہو گی جسے آپ نے نہ پڑھا ہو۔ اخبار الفضل کو آپ بڑی باقاعدگی سے مطالعہ کرتے اور اگر کوئی پرچہ نہ ملتا تو آپ کو بہت دکھ ہوتا۔

جذبہ تبلیغ اسلام آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور آپ بڑے بے دھڑک اور نڈر قسم کے مبلغ اسلام تھے ہر مذہب والے انسان کو تبلیغ کرتے تھے خواہ وہ ہندو ہو۔ عیسائی ہو یا کسی اور مذہب کا پیرو۔ آپ کے تبلیغی شوق کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اپنی ذاتی کوشش سے زیادہ تر اپنے خاندان سے اور کچھ دیگر افراد سے بھی) طوعی چندہ جمع کر کے تقریباً ۲ ہزار شلنگ سے ایک سائیکلو سٹائل مشین خریدی تاکہ اس کے ذریعہ اشتہار شائع کر کے آپ فریضہ تبلیغ کو ادا کر سکیں

یوگنڈا میں سب سے پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کا فخر صرف آپ کو حاصل ہوا۔ اس بارہ میں آپ نے اپنی غیرت کا ایک عجیب واقعہ مجھے کئی دفعہ بتلایا کہ ۱۹۵۰ء کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خط غالباً آپ کو جس میں اس قسم کا مضمون تھا کہ خلیفۂ وقت جوانی کے بعد بوڑھا ہو گیا ہے۔ لیکن یوگنڈا میں مسجد ابھی تک نہیں بن سکی۔ آپ کہتے تھے کہ مجھے اس پر بہت غیرت آئی اور میں نے اللہ تعالےٰ کا نام لے کر حافظ بشیر الدین صاحب عبید اللہ مبلغ جنجہ کی معیت میں سارے یوگنڈا کا دورہ اپنی کار پر کیا اور کچھ کسی نے مسجد کے لئے دیا لے لیا اور تین سال کے اندر ایک بڑی مسجد "مسجد اقصیٰ" کے نام سے جنجہ شہر کے ایک ایسے حصہ میں تعمیر کر دی جہاں یہ تقریباً ہر وقت آباد رہتی ہے اور احمدیوں کے علاوہ بیسیوں غیر احمدی روزانہ آ کر اس میں نمازیں پڑھتے ہیں اور جمعہ کے روز یہ حال ہوتا ہے کہ اس میں غیر احمدیوں کی تعداد جو ہماری اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرتے ہیں بعض اوقات ہم احمدیوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

اس مسجد کی تعمیر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مکرم بھائی جی مرحوم کی مومنانہ فراست نے اس امر کو شروع ہی سے بھانپ لیا تھا کہ مسجد کے نام پر تو ہر شخص جب بھی اس سے درخواست کی جائے پیسہ دے دیگا۔ لیکن مشن ہاؤس کے لئے کوئی شخص پیسہ نہ دے گا۔ اسلئے آپ نے مسجد کی مستقل آبادی کے لئے مسجد کے ساتھ ایک خوبصورت مشن ہاؤس پہلے تعمیر کیا اور مسجد کو بعد میں مکمل کیا اور یہ اس کا ہی نتیجہ تھا کہ جب مشرقی افریقہ کے ہر سہ ممالک میں ہمارے مشن علیٰحدہ علیٰحدہ مشنوں میں بٹے تو یوگنڈا میں مشن کا مرکز جنجہ کو ہی بنایا گیا کیونکہ یہاں مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس موجود تھا لیکن باوجود حکومت کا صدر مقام ہونے کے کمپالہ ہمارے مشن کا مرکز صرف اسلئے نہ بن سکا کہ وہاں مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس نہ تھا۔ پھر آپ نے اپنی محنت سے اس مشن ہاؤس کو نہ صرف تعمیر کیا بلکہ ہر قسم کے ضروری سامان سے آراستہ بھی کیا۔ میں آجکل بمعہ اپنے اہل و عیال کے اس مشن ہاؤس میں مقیم ہوں اس مکان اور اس کی اشیاء کو دیکھ کر مکرم بھائی جی مرحوم کے لئے دعائیں نکلتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

مکرم بھائی جی مرحوم کو خلیفہ وقت سے بہت محبت اور عقیدت تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے تو خصوصی تعلقات رکھنے کا شرف تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ سے بھی آپ کو بے حد محبت تھی اور آپ بڑی باقاعدگی سے حضور کو خط لکھا کرتے تھے بعض اوقات آپ مجھے ہی یہ خط لکھنے کا کہتے اور فرماتے کہ صرف اتنا لکھیں کہ حضور میرے لئے دعا کریں اور جب کبھی میں یہ پوچھتا کہ حضور آپ کے لئے کس بات کی دعا کریں تو آپ کہتے کہ بس میرا کام دعا کے لئے لکھنا ہے حضور کیا دعا کریں یہ حضور خود بہتر سمجھتے ہیں اور جو دعا بھی حضور کریں گے وہی میرے لئے بہتر ہو گی (باقی)

شانِ خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت۔

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ حسن آباد لائلپور

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ آمد ماہ وفا (جولائی)، کا چندہ جلد ارسال کریں۔ مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کے عہد کی آزمائش کا وقت

تحریک جدید کا سال رواں اب تین ماہ کے عرصہ میں ختم ہونے والا ہے۔ تعداد کے لحاظ سے ابھی بہت سے مجاہدین ایسے ہیں جنہوں نے اپنی موعودہ رقمیں تاحال ادا نہیں فرمائیں ممکن ہے دوستوں کی راہ میں مشکلات حائل ہوں لیکن چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے وہ اب تحریک جدید کے چندے کی ادائیگی کو مقدم فرمائیں تا اللہ تعالیٰ بھی اُن کے اخراجات کیلئے کوئی رستہ کھول دے مخلصین کے لئے خدائی بشارت آئی ہے کہ

مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور ایسے ذرائع سے رزق دے گا جہاں سے خیال بھی نہیں ہوگا۔

اسی لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا

"تم نے خدا تعالیٰ سے جو وعدے کئے ہیں ان وعدوں کی عظمت کو پہچانو اور یاد رکھو کہ تمہارا مستقبل۔ تمہاری اولاد کا مستقبل۔ تمہاری قوم کا مستقبل۔ تمہارے ملک کا مستقبل۔ تمہاری حکومت کا مستقبل بلکہ ساری دنیا کا مستقبل خدا تعالیٰ سے ہی وابستہ ہے۔"

پس جن احباب نے اپنے خدا سے عہد کیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے عہد کا پاس کرتے ہوئے اُسے جلد از جلد پورا کرنے کی انتہائی کوشش فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اطفال الاحمدیہ کے امتحانات اور والدین کا فرض

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۱۷ اگست کو سب مجالس میں منعقد ہوں گے قائدین اور منتظمین اطفال ان امتحانات کو کامیاب بنانے میں کوشاں ہیں۔ میں احمدی والدین سے پُرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں کارکنان کا ہاتھ بٹائیں اور کوشش فرمائیں کہ ان کے سب بچے کسی نہ کسی مرکزی امتحان میں ضرور شامل ہوں۔ تربیت اولاد کی اصل ذمہ داری والدین کی ہے امید ہے کہ والدین اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری ادا فرمائیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ سال ۱۹۶۹ء-۷۰ء / ۱۳۴۸-۴۹ ہش کے بجٹ ۱۵ اگست سے قبل ارسال کریں

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو بجٹ فارم بھجوا دئے گئے ہیں یہ فارم مکمل طور پر پُر ہو کر ۱۵ اگست ظہور سے پہلے پہلے مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے اس اہم کام کی طرف توجہ فرمائیں اور وقت مقررہ کے اندر اندر اپنی مجالس کے بجٹ تشخیص کروا کر مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

میرے بہنوئی مکرم میاں عبدالحئی صاحب صراف آف سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۹ جولائی کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام عبدالودود تجویز فرمایا ہے۔ بچے کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے (میاں عبدالمنان ناصر گولبازار ربوہ)

"جلسہ یوم والدین اور تقسیم انعامات

مورخہ ۲۷ جون کو مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کے تحت جلسہ یوم والدین منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ نے فرمائی اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ اسکے بعد مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی اقتداء میں اطفال اور خدام نے عہد دہرایا۔ عہد کے بعد ایک طفل جہانگیر نے درثمین میں سے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی ازاں بعد خاکسار عبدالحمید گوندل ناظم اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ نے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام احباب جماعت احمدیہ کو پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میرا پیغام یہی ہے کہ وقف جدید کی تحریک کو ضرور کامیاب بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پیارے امام نے بڑی محبت کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ ہماری نہایت بڑی خوش بختی ہوگی اگر ہم اپنے امام وقت کی اس خواہش کو پورا کر دیں۔ اور وقف جدید کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیں۔ اس کے بعد محترم سید احمد علی شاہ مربی سلسلہ نے احبابِ جماعت سے خطاب فرمایا جس میں تربیت اولاد کے پہلو پر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے والدین سے توقع کی کہ وہ اپنے بچوں کو اطفال کی تنظیم کے ساتھ منسلک کریں گے۔ آپ نے بچوں کو والدین کی اطاعت کرنے کی تلقین کی اور بچوں سے جھوٹ نہ بولنے باقاعدہ نماز پڑھنے اور گالی نہ نکالنے کا عہد لیا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے اپنے دست مبارک سے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(ناظم اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

تعمیر ایوان محمود کے سلسلہ میں ایک خاندان کی سبقت الی الخیر

مکرم ملک مظفر احمد صاحب آف گنج مغلپورہ اور ان کے صاحبزادے مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نے جہاں تعمیر ایوان محمود کے لئے کثیر تعداد میں وعدہ جات حاصل کئے۔ وہاں یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ اُن کے خاندان کے تمام افراد نے فرداً فرداً ۳۱۳/۳۱۳ روپے کے وعدے کر کے جماعت کے لئے ایک روشن مثال قائم کی ہے۔ ان میں سے اکثر افراد نے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کر دی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس خاندان کو اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تلاش روزگار

ایک نو احمدی دوست جو مخلص اور قابل اعتماد ہیں بے روزگاری کے باعث سخت پریشان ہیں وہ پہرے اور چوکیداری کا کام کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ ملتان کے پاور اسٹیشن میں بطور رودچین کام کرتے رہے ہیں۔ اگر کوئی دوست انہیں برسر روزگار کر دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

(ناصر احمد ظفر۔ صدر جماعت احمدیہ احمد نگر نزد ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کئی ماہ سے بیکار ہے مالی تنگی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اور مطالبہ کرنے والے بیحد تنگ کر رہے ہیں۔ تمام احباب خاکسار کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری یہ مشکلات اپنے فضل سے جلد دور فرمائے۔ (عزیز احمد کرد پوری حال ربوہ)

27

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

وزارتی کونسل کے سات ارکان

راولپنڈی۔ ۵ اگست۔ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کل صبح ایوان صدر میں وزارتی کونسل کے سات ارکان سے حلف لیا کونسل میں ڈاکٹر اے ایم مالک، سردار عبدالرشید، مسٹر اے کے ایم حفیظ الدین احمد، نواب مظفر علی قزلباش، مسٹر شمس الحق، میجر جنرل شیر علی خان اور مسٹر احسان الحق کو شامل کیا گیا ہے کونسل کے آٹھویں رکن کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ وزارتی کونسل کے ارکان کے محکموں کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق دفاع اور امور خارجہ کے محکمے صدر کے پاس رہیں گے۔ صدر کی انتظامی کونسل جو تینوں ڈپٹی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹروں پر مشتمل ہے قائم رہے گی۔

وزارتی کونسل کے ارکان کے عہدوں کی تقسیم

- صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان
  (دفاع و امور خارجہ)
- ڈاکٹر اے ایم مالک
  (محنت و صحت و خاندانی منصوبہ بندی)
- جناب مظفر علی قزلباش۔
  (خزانہ)
- سردار عبدالرشید۔
  (داخلہ و کشمیر اور ریاستی و قبائلی امور)
- مسٹر اے کے ایم حفیظ الدین احمد
  (صنعت و قدرتی وسائل)
- مسٹر شمس الحق۔
  (تعلیم و سائنسی تحقیق)
- میجر جنرل شیر علی خان
  (اطلاعات و نشریات)
- مسٹر احسان الحق
  (تجارت)
- قانون و پارلیمانی امور کے وزیر کا اعلان باقی ہے۔

صدر نکسن وطن واپس پہنچ گئے

واشنگٹن ۵ اگست۔ امریکہ کے صدر مسٹر رچرڈ نکسن جو ایشیائی ممالک، رومانیہ، اور برطانیہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد کل رات واشنگٹن واپس پہنچ گئے۔ کل انہوں نے برطانیہ میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ ولسن کے ساتھ ایک گھنٹے سے زیادہ وقت تک ایشیا اور یورپ کے سیاسی اور سیکیورٹی کے مسائل اور مشرق وسطیٰ کے بحران پر تبادلہ خیال کیا بعد میں برطانوی وزیر اعظم نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ امریکی فضائی اڈے ملڈن ہال کے میجر کی رہائش گاہ پر انتہائی خوشگوار ماحول میں بات چیت ہوئی۔

پروفیسر عبدالسلام بنکاک روانہ ہو گئے

کراچی ۵ اگست۔ صدر کے اعلیٰ سائنسی مشیر اور عالمی شہرت کے سائنسدان پروفیسر عبدالسلام بنکاک جانے کے لئے کل ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ پروفیسر سلام ایک رات ڈھاکہ میں قیام کرنے کے بعد آج بنکاک کے لئے روانہ ہوں گے جہاں وہ اقوام متحدہ کی مشاورتی کمیٹی برائے سائنس اور ٹیکنالوجی کے اجلاس میں شریک ہوں گے یہ اجلاس ۶ اگست کو شروع ہو گا۔ پروگرام کے مطابق پروفیسر عبدالسلام ۸ اگست کو وطن واپس آئیں گے توقع ہے کہ مشرقی پاکستان میں ایک ہفتہ قیام کریں گے۔ وہ لاہور اور راولپنڈی بھی جائیں گے۔

۱۸ کروڑ روپے کا چاول برآمد کیا جائیگا

کراچی ۱۵ اگست۔ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان اس سال تقریباً ۱۸ کروڑ روپے کی مالیت کا باسمتی چاول برآمد کرے گی۔ اس کا اعلان ٹریڈنگ کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر ایس ایس اقبال حسین نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ عالمی منڈی میں چاول کی قیمتیں بہت زیادہ گرنے کے باوجود پاکستان گزشتہ برسوں میں ۱۲ کروڑ روپے کی مالیت کا اعلیٰ قسم کا چاول برآمد کرتا رہا ہے۔

کلکتہ میں پٹ سن کے کارخانوں میں ہڑتال

کلکتہ ۵ اگست۔ مغربی بنگال میں پٹ سن کے ۶۴ کارخانوں میں کام کرنے والے ۲ لاکھ سے زیادہ مزدوروں نے اجرتوں میں اضافہ اور دوسری سہولتیں حاصل کرنے کے لئے کل سے غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال کر دی ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق اس ہڑتال سے حکومت کو روزانہ ایک کروڑ روپے کا نقصان ہو گا۔ اس ہڑتال کے پیش نظر مغربی بنگال کی حکومت نے فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے اس کے علاوہ اسلحہ کے ذخیرہ کے باہر پولیس کو ہٹا کر فوج متعین کر دی گئی ہے۔

موسم باراں اور درخت کاری

موسم باران کے یہ ایام شجر کاری کے لئے نہایت ہی موزوں ایام ہیں لہذا جملہ زعماء کرام انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ایک معین پروگرام بنا کر یہ خدمت سرانجام دینے کی سعی فرمائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ خوشکن نتائج برآمد ہوں۔

(نائب قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجویٹ نہیں اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہو گا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہو گا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہو گا چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم بالقبایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے

اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا، چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہو گا (یعنی ایک ضلع کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہو گی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہو گا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہو گی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہو گا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہوار چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد شفیع صاحب خالد ننگل کے ایک حلقہ شفیع زخمی ہو گئے ہیں تکلیف بہت ہے احباب ان کی شفا کاملہ کے لئے دعا فرماویں (نور الحق مظہر۔ الرحمٰن بلڈنگ حلقہ گنج مغلپورہ)

اپنی اُمّت کی حفاظت کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا اور اسکی قبولیت

آنحضرتؐ کے استغفار اور دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ آپؐ کی امت کی حفاظت کرتا چلا آرہا ہے۔

(۳)

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النصر کی آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات کے لئے استغفار کرنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اپنی امت کے لوگوں کے لئے استغفار کا حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ سے آپ دُعا کریں کہ وہ آپ کی امت کی حفاظت فرمائے اور ان میں کوئی روحانی طور پر رخنہ نہ پڑے۔ اور اگر کوئی خرابی پیدا ہو تو اس کی اصلاح کا سامان پیدا ہو جائے چنانچہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کے مطابق دعا کرنی شروع کر دی۔ اور واقعات بتاتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اس دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور آپ کی وفات کے بعد جس قدر فتنے پیدا ہوئے ان کی اصلاح کر دی گئی۔ اور آئندہ ایسا انتظام کر دیا گیا کہ ہر فتنے کے پیدا ہونے پر اس کی اصلاح ہو جائے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کی وفات پر جب بعض قبائل عرب مرتد ہو گئے اور بعض نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالےٰ نے اس فتنہ کا ایسا سد باب کیا کہ جس کی نظیر ملنی مشکل ہے اور پھر سے اسلام صحیح شکل میں قائم ہو گیا۔ اگر اس وقت اس فتنہ کو دبایا نہ جاتا تو اسلام کی صحیح شکل کا قائم رہنا مشکل امر تھا۔

اسیطرح اسلام کی فتوحات کے زمانہ میں جب کثرت سے عیسائی لوگ مسلمان ہوئے تو وہ اپنے ساتھ حیات مسیح اور مسیح کے بے گناہ ہونے اور باقی تمام انسانوں کے جن میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) خطاکار ہونے کا عقیدہ بھی لے آئے اور وہ اتنا پھیلا کہ اس غلط فہمی کی وجہ سے عیسائیت کو اسلام پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا۔ اور مسلمان اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت میں داخل ہونے شروع ہو گئے آخر اللہ تعالےٰ نے اس فتنے کے استیصال کے لئے اور امت کی حفاظت کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چودہ سو سال بعد کھڑا کر دیا۔ اور آپ کے ذریعہ اسلام کو ایسے مقام پر کھڑا کر دیا کہ کجا وہ حالت کہ وہ اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتا تھا اور مسلمان اسلام کو چھوڑ رہے تھے۔ اور کجا یہ حالت پیدا ہو گئی کہ تمام مذاہب میدان سے بھاگ گئے اور اسلام عیسائیت پر حملہ آور ہو گیا اور غیر مذاہب کے لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے شروع ہو گئے اور وہ دن دور نہیں جب کہ ہر شخص اسلام کے مادی غلبہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔ اور اسلام کا ضعف اس کی طاقت میں تبدیل ہو جائے گا پس یہ سب کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے استغفار اور دعا کا نتیجہ ہے۔

اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے اور وہ یہ کہ جن آیات میں استغفار کے ساتھ ذنب کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ ذنب کے معنے لغت میں جرم کے لکھے ہیں اور اس لحاظ سے اِسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ کے معنے یہ بنیں گے کہ اے محمد رسول اللہؐ! اپنے لئے آپ استغفار کریں۔ اس بارے میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسا کہ اس آیت کی تفسیر کے شروع میں اصولی طور پر لکھا جا چکا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ عظیم الشان انسان ہیں جن کی اتباع سے انسان خدا سے ملتا ہی نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کا محبوب ہو جاتا ہے اور پھر یہ کہ آپ دنیا کے لئے نمونہ ہیں۔ اور آپ کے اقوال و افعال خدا کے اقوال و افعال ہیں پس آپ کے متعلق یہ تصور ہی نہیں ہو سکتا کہ قرآن کریم نے کہیں یہ کہا ہو کہ آپ گنہگار ہیں کیونکہ آپ تو دُنیا کو گناہ سے چھڑانے کے لئے آئے تھے۔ اگر آپ خود ہی گنہگار تھے تو دُنیا کو گناہ سے کیسے آزاد کروا سکتے تھے پس وہ آیات جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذنب کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کے معنے قرآن کریم کے بیان کی روشنی میں یہ نہیں کئے جا سکتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گناہ کے لئے استغفار کا حکم دیا گیا تھا بلکہ اس کے اور ہی معنے ہیں" (باقی) (تفسیر کبیر سورۃ النصر)

مخلصینِ جماعت سے گزارش

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ وقت جماعت کے امتحان کا ہے۔ دیکھیں کون ساتھ دیتا ہے اور کون پہلو تہی کرتا ہے۔ اس لئے ہمارے بھائیوں کو استقامت کی بہت دعا کرنی چاہیئے اور انفاق فی سبیل اللہ کے لئے وسیع حوصلہ ہو کر مال و زر سے ہر طرح سے امداد کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ ایسے ہی وقت ترقی درجات کے ہوتے ہیں۔ ان کو ہاتھ سے نہ گنوانا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم)

سلسلہ کی مالی ضروریات میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے امسال بجٹ میں خاص اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ہر مخلص احمدی دوست سے التماس ہے کہ وہ نہ صرف خود اپنی آمد کے مطابق ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ اور باشرح لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرمادیں۔ بلکہ اپنے دوستوں کا بھی جائزہ لیں اور جہاں کہیں کسی دوست کو اس راہ میں سست گام پائیں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق سلسلہ کی "وسیع حوصلہ ہو کر مال و زر سے ہر طرح سے امداد" کی طرف متوجہ کریں۔ تا وہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو اور زیادہ جذب کریں اور ترقی درجات پائیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس راہ میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

عاجلہ عطا فرمائے اور درازئ عمر عطا کرے۔ آمین

ربوہ ۶ ظہور۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کو رات بے چینی اور بے خوابی کی تکلیف رہی۔ دوا دینے کے باوجود دو بجے کے بعد نیند آئی۔ دل پر بوجھ محسوس ہوتا ہے اور درد نقرس میں بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم مبشر احمد صاحب دہلوی چیف کیمسٹ پیکیجز (Packages) لاہور کو بتاریخ ۲۵ ماہ وفا ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۶۹ء دختر عطا فرمائی ہے۔ جو محترم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی کی پوتی اور محترم لطیف احمد صاحب دہلوی مرحوم کی نواسی ہے۔ مکرم مبشر صاحب کے دو بیٹے اور ایک بیٹی پہلے ہیں۔ نومولودہ ان کا چوتھا بچہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

---

۸ راگست سے بی اے۔ بی ایس سی کے امتحانات شروع ہو رہے ہیں۔ جن میں مجھ سمیت بہت سے احمدی طلباء شریک ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعلیٰ کامیابی عطا فرماوے۔ آمین۔

(مرزا امیر احمد ولد الرحمٰن عربی ربوہ)